عید حب، یا ویلنٹائن ڈے
تاریخ و حقیقت اور شرعی حیثیت

ام عدنان قمر۔ الخبر

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِینُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَأَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ.

ہر قسم کی حمد وثناء اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے ہے جس نے اس دین کے ذریعے ہمیں عزت بخشی ، یہ دین عطا کر کے ہم پر اپنی نعمت پوری کردی اور اس دن کو ہمارے لیئے شریعت ونظامِ زندگی کے طور پر پسند فرمایا، اور درود وسلام ہو اشرف الانبیاء امام المرسلین ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر، آپکی آل اور تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ . (النور ،آیت: ۱۹)

’’جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں ، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے‘‘۔

میری بہنو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ہمیشہ سے نظام ہے کہ حق و باطل میں جنگ جاری رہے اور ہدایت وگمراہی کے درمیان مقابلہ کا سلسلہ چلتا رہے، اسی لیئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں دین پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ موالات وولی محبت اور کافروں کے ساتھ معادات دلی نفرت و دشمنی کو ہم پر واجب قرار دیا ہے اور دین کے دشمنوں سے مشابہت سے منع فرمایا ہے، خواہ کافر طاقت و

تہذیب میں کتنی ہی ترقی کر جائیں اور مسلمان پسماندگی، کمزوری اور اختلاف کے چاہے جس قدر شکار ہو جائیں کیونکہ دینِ قویم پر جمے رہنے ہی میں عزت اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہنا ہی باعثِ فخر ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَتَّبِعُ اَهُوَآءَ هُمُ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الُحَقِّ لِکُلٍّ جَعَلُنَا مِنُکُمُ شِرُعَةً وَّ مِنُهَاجًا﴾ .(المائدہ:48)

’’آپ کے پاس جو حق آیا ہے اس سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیں، تم میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے‘‘۔

چونکہ اسلام مکمل اور پورا دین ہے، اس لیئے اب اس میں سے جہاں کچھ کمی کرنے والا قابل مذمت اور خطا کار ہے وہیں اس پر کچھ اضافہ کرنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار ہے۔

اسی طرح عید اور عید منانے کا طریقہ ان امور سے ہے جن کی مشروعیت اللہ تعالیٰ نے اپنے لیئے خاص رکھی ہے۔ چنانچہ عید خوشی کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے جسے لوگ کسی معین وقت میں انجام دیتے ہیں، واضح رہے کہ (شریعت کی نظر میں) یہ ایک تعبّدی امر ہے جس میں لوگ خوشی کا اظہار کر کے اللہ کا تقرّب حاصل کرتے ہیں، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبلہ، نماز اور روزہ کی طرح عیدَین بھی شریعت، طریقۂ عبادت اور مکان عبادت وغیرہ کے ضمن میں آتی ہیں جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِکُلِّ اُمَّةٍ جَعَلُنَا مَنُسَکًا هُمُ نَاسِکُوُهُ﴾ . (الحج:67)

’’ہر امت کیلئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے جسے وہ بجالانے والے ہیں‘‘۔

اسی طرح نبی ﷺ نے عید کی اسی خصوصیت کی طرف اپنے ایک فرمان میں توجہ دلائی ہے :

((اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْداً وَاِنَّ ھٰذَا عِیْدُنَا)) . (صحیح بخاری : 952، العیدین ، صحیح مسلم : 892 ، العیدین بروایت عائشۃ رضی اللہ عنھا)

''ہر قوم کی ایک عید ہوتی اور یہ ہماری عید ہے (آپ کی مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے تھی)''۔

یہ تو تھیں مسلمانوں کی عیدیں، اب صورتِ حال یہ ہے کہ موجودہ دور میں کافر قوموں پر مادی وسائل کی فروانی ہوگئی ہے، رابطہ کے وسائل عام ہوگئے ہیں اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جو کہ دین سے دور ہوتے جارہی ہے، نتیجہ یہ کہ بہت سے مسلمان لڑکے لڑکیوں میں ان کافروں کی اندھی تقلید کے مظاہر دیکھنے میں آرہے ہیں۔

انھی مذموم خصلتوں میں سے پچھلے چند سالوں سے ہمارے معاشرے میں بھی ایک ''دن منانے'' کی رسم کو بڑے شدومد سے رائج کیا جارہا ہے، دیگر رسموں، اور عادات کی طرح مسلمان اپنی ''وسعتِ قلبی'' کا ثبوت پیش کرنے کیلئے اسے بھی قبول کرتے جارہے ہیں، جبکہ اِس رسم اوراس طرح کی دوسری غیر اسلامی رسموں کو قبول کرنے کا اصل اور حقیقی سبب وسعتِ قلبی نہیں، بلکہ اپنے دین سے جہالت اور ہمارے دینِ اسلام کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کی فکری یلغار سے ہارنا ہے۔

یہ رسم جسے میں بیان کرنا چاہتی ہوں اسے ''ویلنٹائن ڈے''، یا ''عیدِ حب'' کہا جاتا ہے، جو کہ عہدِ حاضر میں عیسائیوں کا سب سے مشہور تہوار ہے، اور اِس رسم کو پورا کرنے کیلئے ایک خاص تاریخ مقرر کی گئی ہے جو کہ ''چودہ 14 فروری'' ہے، یعنی اُس دن اس رسم کی تکمیل کیلئے اکثر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں، بلکہ مرد وعورت میں بھی، جو شرعی طور پر نامحرم ہوتے ہیں، مرد وعورت کے درمیان ایک خاص قسم کے کارڈز کا تبادلہ ہوتا ہے، جس پر لکھا ہوتا ہے: (Be My Valentaine) میرے ویلنٹائن ''محبوب'' بنو، اور ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مرد و عورت کے درمیان سرخ گلاب کے پھولوں کے تحفوں کا تبادلہ ہوتا ہے، اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں۔

اسی طرح اس موقعہ پر ایسی مٹھائیاں خریدتے ہیں جن پر سرخ رنگ کے دل کا نقشہ بنا ہوتا ہے۔

خدائے محبت ''Cupid'' کی تصویر بنائی جاتی ہے۔ جو ایک بچے کی شکل ہے جسکے ہاتھ میں ایک کمان ہے جس سے وہ اپنی محبوبہ کے دل میں تیر پیوست کر رہا ہوتا ہے۔ پھر ایک دوسرے کو تحفہ تحائف دے کر اپنی محبت اور دوستی کا اظہار و اقرار کرتے ہیں، اور ناجائز و حرام تعلقات کا آغاز یا تجدید کرتے ہیں، بے حیاؤں کا عالمی دن جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی، زنا اور بے حیائی کا راستہ، اسلام سے دشمنی، دیوّثی کا راستہ وغیرہ وغیرہ جس کا آغاز بھی جہنم اور انجام بھی جہنم ہے۔

اس عید کا ثبوت اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں سے دینے سے پہلے ضروری ہے کہ اس ''ویلنٹائن ڈے'' یا ''عیدِ حب'' کی اصلیت اور تاریخ جانی جائے، کیونکہ کوئی بھی کام یا عبادت کرنے سے پہلے اس کے متعلق معلومات ضروری ہیں۔ اسی طرح ہی ''ویلنٹائن ڈے'' کی حقیقت کو جاننا بھی ضروری ہے، لہٰذا اس دن کی تاریخ کے بارے میں مختلف باتیں ملتی ہیں لیکن ہم مختصر ذکر کریں گے۔

۱) ویلنٹائن ڈے کے متعلق کہا گیا ہے کہ تقریباً 1700 سال پہلے جب روم میں بہت سے رب مانے جاتے تھے بہت سے باطل معبودوں کی عبادت کی جاتی تھی، بارش والا معبود الگ، روشنی والا الگ، اندھیرے والا الگ، محبت والا الگ، طاقت والا الگ، کمزوری والا الگ، غرض کہ کفر و شرک کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا، ایسے میں رومیوں کے ایک مذہبی راہنما ''ویلنٹائن'' نے عیسائیت قبول کر لی، جس کا اثر عام لوگوں پر کافی گہرا ہو سکتا تھا، لہٰذا عیسائیت کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے حکومت روم کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی حل نہ تھا کہ ''ویلنٹائن'' کو قتل کر دیا جاتا تاکہ اُن لوگوں کے آباء و اجداد کا دین، اور مسلک و مذہب محفوظ رہے، پس حکومتِ روم نے ''ویلنٹائن'' کو قتل کر دیا، لہٰذا وقت گزرنے کے ساتھ

ساتھ جب روم میں عیسائیت عام ہوگئی تو لوگوں نے ''ویلنٹائن'' کے قتل کا دن ''منانا'' شروع کر دیا، تا کہ اُس بڑے عیسائی کو یاد رکھا جائے اور اُس کے قتل پر ندامت کا اظہار کیا جائے، وہ اظہار کیسے کیا جاتا تھا اس کا ذکر ان شاء اللہ تھوڑا آگے چل کر آئے گا لیکن اس سے پہلے کچھ اور وضاحت....... ۔

۲) یہ بھی کہا گیا ہے کہ 14 فروری رومیوں کی ایک معبودہ (معبود کی مونث ، دیوی) ''یونو، Juno '' کا دن تھا، اس معبودہ کے بارے میں رومیوں کا عقیدہ تھا کہ وہ ان کے سب معبودوں کی ملکہ ہے (کہیں یہ مذکور ہے کہ وہ سب معبودوں ، بادلوں اور آسمانی بجلی وغیرہ کے بادشاہ معبود جوپیٹر (Jupiter, or, Jove) کی بیوی تھی ، اور اس کو عورتوں اور شادی کے معاملات کیلئے خاص سمجھا جاتا تھا، پس اسی کفریہ عقیدے کی بناء پر اُس معبودہ کا دن عورتوں سے محبت جتانے، شادی کرنے یا بغیر شادی کے ہی شادی والے تعلقات بنانے کیلئے خاص جان کر ''منایا'' جانے لگا۔

3- رومیوں کی ایک اور معبودہ ''لیسیوس'' نامی بھی تھی، جس کے بارے میں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک مؤنث بھیڑیا تھی ، اور کہیں اُسے انسان ہی بتایا جاتا ہے، اور اسے ''ریا سیلویا'' بھی کہا اور لکھا جاتا ہے۔

رومیوں کے باطل خرافاتی عقائد میں سے اُن کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ اِس ''لیسیوں، یا، ریا سیلویا'' نے روم کے دونوں بانیوں ''رومیولیس'' اور ''ریمولیس'' کو اُن کے بچپن میں دودھ پلایا تھا، کہیں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ اِن کی ماں ہی تھی ، اور اس بن بیاہی ماں کا دعوی تھا کہ ان بچوں کا باپ ایک باطل معبود مارس ہے (یعنی یہ دونوں بچے ناجائز تعلق کی پیداوار تھے)۔

اور پھر جب یہ دونوں بچے بڑے ہوئے اور انہوں نے روم دریافت کیا، اور وہاں اپنی حکومت بنالی تو انہوں نے اِس 14 فروری کو ''محبت'' نامی عبادت گاہ میں اس بھیڑیا معبودہ کا دن ''منانا'' شروع کیا، اِس عبادت گاہ کو ''محبت'' نام اس لیئے دیا گیا کہ ان کے کفریہ عقیدے کے مطابق ان کی یہ بھیڑیا معبودہ

روم بنانے والے دونوں بچوں کو محبت کرتی تھی، (یا جس ناجائز محبت کا یہ نتیجہ تھے اُس محبت کی یاد منائی جاتی تھی، جس کی یاد مناتے ہوئے آج بھی اِس دن ناجائز تعلقات بنائے جاتے ہیں، یا اُن کی تجدید کی جاتی ہے)۔ (یومِ عاشقاں اردو ترجمہ عید الحب (کلیۃ الدعوۃ واصول الدین جامعۃ ام القری مکہ مکرمہ) از شیخ مقصود الحسن فیض)

4- اس عید کے حوالے سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قدیم رومی بادشاہ ''کلاڈیس 2'' نے رومی مَردوں کی مطلوبہ تعداد کو اپنی فوج میں شامل کرنے میں کافی مشکلات محسوس کیں، جب اس کا سبب تلاش کرنا چاہا تو پتا چلا کہ شادی شدہ مرد اپنی بیویوں اور خاندان کو چھوڑ کر فوج میں شامل ہونا نہیں چاہتے، تو کلاڈیس 2 نے شادیوں سے ممانعت کا فیصلہ صادر کر دیا، مگر روم کے ایک بڑے پادری ''ویلنٹائن'' نامی راہب نے اپنے بادشاہ کی بات کو غلط جانتے ہوئے اُس کی خلاف ورزی کی اور اپنے کنیسہ میں خفیہ طور پر محبت کرنے والے جوڑوں کی شادیاں کرواتا رہا کچھ عرصہ بعد یہ بات بادشاہ کو معلوم ہوگئی تو اس نے اسے ''ویلنٹائن'' کو گرفتار کر کے 14 فروری 269 عیسوی قتل کروا دیا، اور یوں یہ ''ویلنٹائن'' محبت کرنے والوں کے سلسلے میں ایک مثالی شخصیت بن گیا۔

اس طرح کنیسہ نے مذکورہ بالا بھیڑیا لیسیوس کی پوجا کی جانے والی عید کو بدل کر ویلنٹائن نامی شہیدِ ''محبت'' راہب کی پوجا کی عید بنا دیا، آج بھی یورپ کے بعض شہروں میں اسکا مجسمہ نصب ہے۔

پھر بعد میں 1969ء کو کنیسہ نے راہب ویلنٹائن کی عید منانے کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے کیونکہ انکے خیال کے مطابق یہ میلے ایسی خرافات سے عبارت ہیں جو دین واخلاق سے میل نہیں رکھتے، اس کے باوجود آج بھی عام لوگ اس عید کو مناتے اور اس کا اہتمام کرتے ہیں۔

5- یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قدیم روم میں جوان لڑکے اور لڑکیوں کی ملاقات اور میل جول پر سخت پابندی تھی، سوائے ایک ''میلے یا عید'' کے موقع پر جسے ''لیوپیر کالیا'' کہا جاتا تھا، یہ ''میلہ یا عید'' بھی

ایک جھوٹے باطل معبود لیوپر کاس کی تعظیم کیلئے ''منائی'' جاتی تھی جسے رومی اپنے چرواہوں اور جانوروں کی حفاظت اور مدد کرنے والا سمجھتے تھے۔

اس دن جوان لڑکیاں اپنے نام کی پرچیاں بوتلوں میں ڈال کر رکھ دیتیں اور مرد یا لڑکے ان پرچیوں کو نکالتے جس کے ہاتھ جس کے نام کی پرچی لگتی ان کو ایک سال تک یعنی اگلی ''عید Lupercalia'' تک ایک دوسرے کے ساتھ تعلق استوار کرنے کی عام چھٹی ہو جاتی کبھی وہ جوڑا شادی کر لیتا اور کبھی بغیر شادی کے ہی سال بھر یا سال سے کم کسی مدت تک میاں بیوی جیسے تعلق کے ساتھ رہتا۔

اس میلے یا عید کی تاریخ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ 15 فروری تھی، اور یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ 13 سے 15 فروری تک یہ عید منائی جاتی رہتی تھی، ویلنٹائن کی موت کی یادگار منانے کی تاریخ اسی میلے کے ساتھ جاملی اور دونوں کی کہانیاں اور گناہ مل کر ایک دن منائے جانے لگے۔

1969ء تک تو بین الاقوامی طور پر یہ دن اس ویلنٹائن سے منسوب کر کے رومی بنیادی کنیسہ کی طرف سے ''منایا'' جاتا رہا، اور اس سے کچھ عرصہ پہلے تک اسی کنیسہ کی طرف سے یہ دن بھیڑیا معبودہ کی طرف منسوب کیا جاتا رہا۔

6- پندرہویں صدی کے آغاز میں ''اگن کورٹ'' کی جنگ میں ایک فرانسیسی ریاست ''لینز'' کا نواب ''Duke of orleans''، انگریزوں کے ہاتھوں قید ہوا جسے کئی سال تک لندن کے قلعے میں بند رکھا گیا، وہاں سے وہ اپنی بیوی کیلئے عشقیہ شاعری بھیجتا رہا، جس میں سے تقریباً ساٹھ نظمیں اب بھی برٹش میوزم میں موجود ہیں، اس کی شاعری کو جدید دور کے ''ویلنٹائنز'' کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔

7-اس کے تقریباً دو سو سال پہلے ''ویلنٹائن کے دن'' پر پھول وغیرہ دینے کی رسم کا یوں آغاز ہوا کہ فرانس کے بادشاہ ''ہنری چہارم Henry iv'' کی ایک بیٹی نے ''پادری ویلنٹائن کا دن'' مناتے ہوئے یہ اہتمام کیا کہ ہر عورت اور لڑکی کو اس کا اختیار کردہ مرد یا لڑکا پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کرے۔

8-انیسویں صدی کے درمیان میں اس گندگی کو پھیلانے میں تیزی پیدا ہوئی اور طرح طرح کے کارڈز اور پیغامات کی چھپائی ہونے لگی، امریکہ وغیرہ نے ان کاٹز کی ترسیل کیلئے ڈاک کے نرخ بھی کم کر دیے، اور آہستہ آہستہ ابلیس کا شکار ہوکر بہت سے لوگ اپنی اپنی دنیا کمانے کے چکر میں طرح طرح کی ایجادات کرتے، اور ان کو ہر ممکن طور نشر کرتے چلے آ رہے ہیں۔

میری مسلمان بہنو! اور بھائیو! اس دن کی نسبت ان قصوں میں سے کسی کے ساتھ بھی ہو، بہر صورت اس کی اصلیت کفر وشرک کا گناہ اور فحاشی کی غلاظت ہی ہے، اور اب بھی اس دن کو غیر اخلاقی اور یقیناً ہمارے دین کے مطابق حرام میل ملاقات رکھنے والے مرد وعورت یا لڑکے اور لڑکیوں کیلئے شیطان نے ایک ''عید'' کا نام دے کر، دھوکے کا ایک لباس مہیا کیا، جسے اوڑھ کر کھلے عام ایک دوسرے کو ناجائز تعلقات کی دعوت دی جاتی ہے، بلکہ ایسے ہی تعلقات قائم کر لیئے جاتے ہیں، اور ابلیس کا دیا ہوا یہ لباس ہر دفعہ مزید خوش منظر ہو کر آتا ہے کہ اہلِ معاشرہ بھی اس کے پیچھے ہونے والے شیطانی کاموں کو اچھا اور بہتر اور فطری سمجھتے ہیں۔

اس بات سے اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں کہ یہ عید یا دن مسلمانوں کا ہرگز نہیں اور جو کچھ اس دن میں کیا جاتا ہے اسلام میں اسکی کوئی گنجائش نہیں اسلام تو بہت بلند اور برتر ہے، اس میں ایسی اور کسی بھی قسم کی بے ہودگی، بے حیائی، بے غیرتی اور فحاشی کی گنجائش نہیں، اور تو اور عیسائی کنیسہ نے بھی اس ویلنٹائن ڈے میں ہونے والی خرافات کو کسی دین کے ساتھ منسوب رکھنا نامناسب سمجھتے ہوئے اس کی باقاعدہ سرپرستی ترک کر دی۔

لیکن افسوس! مسلمانو کو اس کی کوئی پرواہ نہیں، اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل اور اپنی تجارت کو بڑھانے چمکانے کیلئے اس غیر اسلامی حرام دن کو منانے کی رسم کی تمام تر ضروریات کو بدرجۂ اولی مہیا کیا جاتا ہے، اور لوگوں کو اس کی طرف مائل کرنے کیلئے ہر ممکن ذریعہ اور وسیلہ اختیار کیا جاتا ہے۔

اس ''عید'' یا دن کو منانے میں اب ہمارے مسلمان بھائی بہن بھی ابلیسی نعروں اور فکر کے زیر اثر اس میں شامل ہو جاتے ہیں، اور اس کے گناہ کا کوئی شعور نہیں رکھتے۔

شریعتِ اسلامیہ کا اس بارے میں موقف :

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اپنے سے پہلی قوموں کی قدم بقدم پیروی کروگے، اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہونگے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہونے کی کوشش کروگے''۔

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ پہلی قوموں سے آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اور کون؟''۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ امتِ محمدیہ کے کچھ لوگ ہر برے اور خلافِ شرع فعل میں یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلیں گے اور بغیر کچھ سوچے سمجھے انکی تقلید میں مبتلا ہو جائیں گے، حتیٰ کہ غلیظ سے غلیظ کام میں بھی وہ ان منحوس و ملعون قوموں کے نقشِ قدم کو اپنائیں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہود و نصاریٰ میں کوئی ایک شخص بھی ہوگا جو اپنی ماں کے ساتھ کھلے عام بدفعلی کریگا تو اس امت میں بھی ایسے نالائق اور بے غیرت لوگ پیدا ہونگے۔ (الحاکم، ص:129، ج:۱، ص:455، ج:5)

یہ حدیث بطورِ خبر کے نہیں ہے بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو یہود و نصاریٰ کی تقلید میں مبتلا ہونے سے خبردار اور ان کی مشابہت سے دور رہنے کی دعوت دے رہے ہیں، لیکن بدقسمتی سے امتِ مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ اس میں گرفتار نظر آتا ہے، آج یہود و نصاریٰ کے متعدد اخلاق و عادات اور طور طریقے ان میں گھس آئے ہیں جو اسلامی اخلاق و عادات بلکہ مسلمانوں کے دین و صحت پر کھلی یلغار ہیں

،خاص کرنوجوان لڑکےلڑکیوں اور بالاخص اسکول وکالج کے طالب علموں کی ایک بڑی جماعت اس میں ملوث ہے۔

انہی امور میں ایک چیز’’عیدالحب‘‘عیدِ عاشقاں،یومِ عاشقاں،یاویلنٹائن ڈے،بھی ہے۔ماضی قریب تک مسلمانوں بلکہ اس علاقے کے غیرمسلموں میں اس عید کا نام تک معروف نہ تھا،لیکن سائنسی، اقتصادی اور سیاسی میدان میں اہلِ مشرق کی کمزوری نے انہیں معاشرت میں بھی مغرب کا تابع بنادیا ہے۔

اس عید کے موقعہ پر جس محبت کا اظہار کیا جاتا ہےعمومی طور پر وہ غیرمحرم خواہ مرد ہو یا عورت کے ساتھ عشق وغرام کی محبت ہوتی ہے جسے شریعت نے جملۃً وتفصیلاً حرام قرار دیا ہے کیونکہ اسکا نتیجہ زنا و فواحش اور والدین سے اولاد کی بغاوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہےاور شاید یہی وجہ ہے کہ اٹلی کی حکومت نے اس عید کو 1969ء میں غیرقانونی قرار دے دیا تھا،اوراگر کچھ لوگ اسے میاں بیوی تک محدود رکھتے ہیں تو اولاً ان کی تعداد کم ہے،ثانیاً اگر میاں بیوی میں حقیقی اور شرعی محبت نہ ہوگی تو اسے پھول کے ہاروں اور چاکلیٹ کے پیکٹوں سے نہیں خریدا جاسکتا۔

Cupid کی تصویر اور اسکا مجسمہ پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا ہدیہ وتحفہ پیش کرنے والا دانستہ رومیوں کے اس عقیدے کو قبول کررہا ہے کہ محبت کا خدااور ہےاور دنیا کو پیدا کرنے والا رب اور ہے،جبکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے جو ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ کیا جارہا ہے۔(مجلّہ الرسالہ،شمارہ بابت ربیع الثانی 1435ھ،صادرہ ازالجریسی گروپ آف کمپنیز قسم الشؤن الاسلامیہ)

علماءِ اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ عیدالحب یا ویلنٹائن ڈے منانا،ناجائز وحرام ہے،چنانچہ سعودی عرب کی فتوی کمیٹی نے اپنے ایک طویل فتوے میں اس عید میں شرکت،اسکے اقرار،اس موقعہ پر مبارکباد دینے اور اس میں کسی بھی قسم کے تعاون کو حرام قرار دیا ہے۔(فتوی نمبر: 21203، بتاریخ 1420/11/23ھ)

http://www.mohammedmunirqamar.com

اسی مفہوم ومعنی کے کئی فتوے ہیں جن میں سے شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کے دو مفصل فتوے اور شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز الجبرین رحمہٗ اللہ کا فتوی اور علمی بحث وفتاوی کی دائمی کمیٹی کا فتوی نمبر 8848 بھی ہیں جبکہ مشار الیہ فتوی 21203 بھی کافی مفصل ومدلل ہے جس کا صرف دو حرفی خلاصہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

اس لیئے ہر غیرت مند مسلمان کیلئے یہ پیغام ہے کہ وہ اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے اور اس ثبات پر عزت وفخر محسوس کرے، غیر قوموں کی مشابہت میں مبتلا ہونے سے بچے، انکی عیدوں میں شرکت، انکی عیدوں کو اپنے ملکوں میں رواج دینے اور کافروں کی شرکیہ وبدعیہ عیدوں کے موقعہ پر انہیں تحفہ تحائف اور مبارکباد پیش کر کے اپنے دین کو برباد نہ کرے۔

اس کفر وشرک، بے حیائی، بے غیرتی اور گناہ کی بنیاد پر ''منائے'' جانے والے دن اور اس میں کیے جانے والے کاموں کی تاریخ اور اصلیت بتانے کے بعد اب ہم کوئی لمبی چوڑی تفصیلی بات کرنے کی بجائے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین آپ کے سامنے رکھتے ہیں کیونکہ ایمان والوں کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی حجت نہیں اور نہ ہی اور کوئی ضرورت رہتی ہے، اور جو نہ مانے اور کسی تاویل کے ذریعے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرے یا کسی فلسفے کا شکار ہو کر اس گناہ کو گناہ سمجھنے میں تردّد محسوس کرے تو پھر وہ اپنے ایمان کی خبر لے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم اور تنبیہ ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ﴾ .(آل عمران: 28)

''ایمان والے! ایمان والوں کی بجائے کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اُس کیلئے اللہ کی طرف سے مددگاری نہیں''۔

سورۃ المائدۃ، آیت: 51 میں نافرمانی کا نتیجہ بھی بتا دیا اور ارشاد فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ .

’’اے ایمان لانے والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں (تمہارے ہرگز نہیں) اور تم لوگوں میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائے گا تو بے شک وہ اُنہی میں سے ہے۔ ظالموں کو اللہ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا‘‘۔

قرآنِ کریم کی اس بیان کردہ حقیقت کا مشاہدہ ہر شخص کرسکتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کا آپس میں عقائد کے لحاظ سے شدید اختلاف اور باہمی بغض و عناد ہے لیکن اس کے باوجود یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک دوسرے کے معاون، بازو اور محافظ ہیں۔

لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ ویلنٹائن کا دن یا محبت کی عید غیر اسلامی دینی تہوار ہے اور اسے منایا جانا اسلام کی بجائے دوسرے دین کیلئے رضامندی کا اظہار ہے، اور اس باطل دین کو پھیلانے کی کوشش اور سبب ہے، ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ .(آل عمران:85)

’’جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا تو اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا‘‘۔

گویا اب عمل صرف قرآنِ کریم ہی پر ہوگا کیونکہ قرآن نے پچھلی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

اور ایسے لوگوں کیلئے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ یہ ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) .

''جس نے جس قوم کی نقالی کی وہ اُن ہی (یعنی اُسی قوم) میں سے ہے''۔

(سنن ابی داود، حدیث:4025، کتاب اللباس، باب 4 لبس الشهرة، امام البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے)

رسول اللہ ﷺ کا یہ فیصلہ عام ہے اور اِس میں سے کسی چیز کو نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں، لہٰذا طرزِ رہائش، عادات واطوار، رسم ورواج اور خوراک و پوشاک، کسی بھی معاملے میں کافروں کی نقالی کرنا جائز نہیں، اپنی بُرائی کو اچھائی بنانے کیلئے اُسے اچھائی سے تبدیل کرنا ہوتا ہے، ورنہ محض کوئی اچھا نام دینے سے وہ برائی اچھائی نہیں بنتی۔

کافروں کی نقالی جس میں کافروں کے تہوار وغیرہ منانا، یا اُن تہواروں میں کسی بھی طریقہ سے شمولیت کرنے کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اور اللہ کے خلیل محمد رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، اب چند اُن پاکیزہ ہستیوں کے اقوال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، جو نبیوں اور رسولوں علیہم السلام کے بعد سب سے زیادہ پاکیزہ اور تقویٰ والی، اور اللہ کے دین کو درست ترین طور پر سمجھنے والی ہستیوں کے قول وفعل کے مطابق ہیں، اور ان ہستیوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کہا جاتا ہے، جن کے تقویٰ اور پاکیزگی کی گواہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی دی، جن سے محبت صرف سچّے ایمان والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

خلیفۂ دوم امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

((اِجْتَنِبُوْا أَعْدَاءَ اللّٰهِ فِيْ أَعْيَادِهِمْ)) .

''اللہ کے دشمنوں سے اُن کی عیدوں (کے دنوں) میں دُور رہو''۔ (سنن بیہقی الکبریٰ، کتاب الجزیہ، باب:56 اسنادہ صحیح)

یعنی جب کسی جگہ پر کفار کے ساتھ معاشرتی رہن سہن ہو تو خاص طور پر اُن عیدوں کے دنوں میں اُن

سے دور رہا کرو۔

امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو ایک دن کچھ تحفہ موصول ہوا، دریافت فرمایا :

((مَا هٰذِه؟)) . ''یہ کیا ہے؟'' .

بتایا گیا: ''اے امیر المؤمنین ! یہ نیروز (تہوار) کا دن ہے، (اور یہ اس تہوار کا تحفہ ہے)''۔

امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

((فَاصْنَعُوْا كُلَّ يَوْمٍ نَيْرُوْزَ)) . ''تو ہر ایک دن کو ہی نیروز بنالو''۔

ابو اسامہ جو اس روایت کے راویوں میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ:

((كَرِهَ أَنْ يَقُوْلَ نَيْرُوْزَ)) .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ وارضاہ نے اِس چیز سے کراہت کا اظہار فرمایا کہ کسی دن کو نیروز کہا جائے''۔ (حوالہ سابقہ، باسناد صحیح)

غور فرمایئے، کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کسی دن کو وہ نام تک دینا پسند نہیں فرمایا جو کافروں نے دیا ہوا تھا، یہ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی قلبی قبولیت اور عملی تطبیق ونفاذ کی ایک بہترین مثال ہے۔

آج ہم انہی شخصیات سے محبت اور انکی پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ہماری سوچ وفکر، اور ایمان و عمل اِن سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے :

((مَنْ بَنىٰ بِبِلَادِ الْأَعَاجِمِ وَصَنَعَ نَيْرُوْزَ وَمَهْرَجَانَهُمْ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ وَهُوَ كَذٰلِكَ حُشِرَ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

’’جس نے کفار کے شہروں میں رہائش گاہیں بنائیں، اور اُن کے تہوار اور میلے منائے اور اُن کی نقالی کی، یہاں تک کہ اِسی حال میں مرگیا، قیامت کے دن اس کا حشر اُن کافروں کے ساتھ ہی ہوگا‘‘۔(سابقہ حوالہ، صحیح الاسناد)

ایسی روایات کو حکماً مرفوع یعنی رسول اللہ ﷺ کا قول سمجھا جاتا ہے کیونکہ یہ غیب کی خبر ہے اور غیب صرف اللہ کو ہے اور اللہ کی طرف سے جتنی اللہ کے رسول ﷺ کو دی گئی پس کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایسی کوئی خبر اس کی اپنی بات نہیں ہوسکتی، اور یہ خبر بھی اللہ عزوجل کے اس فرمان کے موافق ہے جس میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾

’’اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کچھ اور کو دین (بنانا، اپنانا) چاہے گا تو اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا‘‘۔

اور رسول ﷺ کے مذکور سابقہ فرمان کے مطابق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے :

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) .

’’جس نے جس قوم کی نقالی کی وہ اُن ہی (یعنی اُسی قوم) میں سے ہے‘‘۔

یہ بات بھی کہہ سکتے ہیں کہ اُس فرمانِ مبارک کی مزید تشریح و بیان ہے۔

بات کو ختم کرنے سے پہلے میں یہاں ایک وضاحت کرتی چلوں کہ ’’ویلنٹائن‘‘ کے دن، یا کسی بھی ایسے دِن میں جو کافروں کے عقائد کے مطابق اختیار کردہ ہو اور کافروں کی عادات کے مطابق ہو، کسی محرم سے بھی سرخ لباس پہن کر اور سرخ پھول پیش کر کے محبت جتانے کی گنجائش نہیں رہتی کیونکہ رشتہ خواہ جائز و محرم اور حلال ہو، اظہارِ محبت کا طریقہ ناجائز ہی رہے گا۔

اور یوں بھی اگر ہم اپنے اللہ، اور اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا رہیں تو ہمارے سارے ہی دن، اور سارے ہی اوقات اپنے محرم رشتہ داروں کی محبت سے بھرے رہ سکتے ہیں، ہمیں نہ تو محبتوں کی ''عیدین منانے'' کی حاجت محسوس ہو، اور نہ ہی کوئی ماں، باپ یا کسی اور کا کوئی دن ''منانے'' کی ضرورت پیش آئے۔

یہاں میں ایک اور بات بھی واضح کرنا چاہتی ہوں کہ ویلنٹائن کے دن، یا عیدِ محبت منانے کو ایک اور زاویے سے بھی دیکھتے چلیں کہ اِس میں جو کچھ بھی کیا جاتا ہے وہ قطعاً غیر ضروری ہے اور اِن غیر ضروری چیزوں پر ایک پائی بھی خرچ کرنا تبذیر و فضول خرچی ہے، اور ایسی فضول خرچی کرنے والوں کا اللہ کے یہاں کیا رتبہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے:

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً ☆ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾ .

''اور فضول خرچی مت کرو، بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے''۔(سورۃ بنی اسرائیل:27)

کفر و شرک اور گناہ و غلاظت کی اِس عید کو مناتے ہوئے اگر ایک پیسہ بھی خرچ کیا جائے، اپنے قیمتی وقت میں سے اگر ایک لمحہ بھی خرچ کیا جائے تو خرچ کرنے والا سوائے اللہ کے عذاب کے کچھ اور نہیں کمائے گا، اور اگر یہی کچھ کسی مسلمان کی مدد کیلئے خرچ کیا جائے، یا اپنی اور اپنوں کی کوئی جائز ضرورت پوری کرنے کیلئے خرچ کیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ نتیجہ بالعکس ہوگا۔

جو لوگ اس عیدِ محبت کو گوارہ کرتے ہیں اور دوسروں کی خواتین کو پھانسنے کی کوشش کرتے ہیں یا ایسا کر گزرنے کو بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں اور اِس کارنامے کی انتہاء، جنسی بے راہ روی تک لے جانے کے خواہش مند ہوتے ہیں، انہیں اپنے رب اللہ القوی القدیر کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیئے:

http://www.mohammedmunirqamar.com

﴿وَ لَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَ سَآءَ سَبِیۡلًا ﴾ .

''اورزنا کے قریب (بھی) نہ جاؤ، بے شک زنا بڑی ہی بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے''۔(سورۃ بنی اسرائیل:32)

اور یہ بھی یادرکھنا چاہیئے کہ اس آیتِ کریمہ کے بعدوالی کچھ آیاتِ مبارکہ میں کچھ دیگر کاموں کا ذکر کرنے کے بعد،اس زنا سمیت سب ہی کاموں کے بارے میں اپنا یہ فیصلہ سنایا:

﴿كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنۡدَ رَبِّكَ مَكۡرُوۡهًا ﴾ .

''ان سب کاموں کی برائی آپ کے رب کے ہاں بہت ناپسندیدہ ہے''۔

(سورۃ بنی اسرائیل:38)

جو کام اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہے، اُس کام اور اس سے متعلق تمام حرکات وسکنات اور آلات و اسباب کا انجام اللہ کے ہاں اچھا نہیں ہوگا، یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکمت ہے کہ برے لوگوں کو برے کام کرنے کی خوب مہلت دیتا ہے اور انہیں ان کی غلط فہمیوں میں ہی چھوڑ دیتا ہے۔

لہٰذا میرے وہ بھائی بہن جو ویلنٹائن ڈے، یا عیدِ محبت ''منانے'' میں، یا اس میں کسی بھی انداز سے شرکت کرنے میں مشغول ہوتے ہیں، یا دوسروں کو مشغول کرتے ہیں، وہ یہ بات سمجھ لیں کہ جن برائیوں اور گناہوں کی طرف وہ جاتے ہیں، یا دوسروں کو ان میں مبتلا کرتے ہیں، وہ ان سب کی آخرت تباہ کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر دنیا میں کوئی پکڑ نہیں ہوتی تو اِس پر خوش نہ ہوں اور نہ کسی دھوکے کا شکار ہوں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اپنائے ہوئے قوانین میں سے یہ بھی ہے کہ وہ گناہ گاروں کو اور اُس کی آیاتِ مبارکہ کا قولی یا عملی طور پر انکار کرنے والوں کو ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں میں مگن اپنی آخرت کو مکمل طور پر تباہ کرتے رہتے ہیں اور اسی حال میں ان کو موت آجاتی ہے۔ان ہی لوگوں کے متعلق فرمانِ الٰہی ہے :

﴿وَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ☆وَ اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ﴾ . (سورہ الاعراف : 183.182)

''اور جو ہماری آیات کا انکار کرتے ہیں، ہم ایسے طریقوں سے ان لوگوں کو دھیرے دھیرے ہلاکت کی طرف لے جاتے ہیں جن طریقوں کا وہ علم نہیں رکھتے ،اور میں اُن لوگوں کو مہلت دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر بڑی زبردست ہے''۔

چلتے چلتے ویلنٹائن ڈے، یا عیدِ محبت منانے اور منوانے والے، اپنے غیرت مند مسلمان بھائیوں اور بہنوں کیلئے میرا پیغام ہے کہ اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہیں، اور اس میں عزت وفخر محسوس کریں، غیر قوموں کی مشابہت میں مبتلا ہونے سے بچیں، ان کی عیدوں میں شرکت، ان کی شرکیہ و بدعیہ عیدوں کے موقعہ پر انہیں تحفہ تحائف اور مبارکباد پیش کر کے اپنے دین کو برباد نہ کریں۔

اب آخر میں آپ کو امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کی یہ نصیحت سناتی چلوں:

عِفُّوا تُعَفُّ نِسَاؤُکُم فِي الْمَحْرَمِ
وَاجْتَنِبُوا مَا لَا یَلِیْقُ بِمُسْلِم

اپنی عفت کی حفاظت کرو، تمہاری عورتوں کی عفت گھروں میں محفوظ رہے گی اور دور رہو اُس سے جو کسی مسلمان کی شان کے مطابق نہیں ۔

☆☆☆

اِنَّ الزِّنَا دَیْنٌ فَاِنْ أَقْرَضْتَهٗ کَانَ الْوَفَاءُ مِنْ أَھْلِ بَیْتِکَ فَاعْلَم

زنا قرض ہے اگر تم نے یہ قرض لیا تو اس کی ادائیگی تمہارے گھر والوں میں سے ہوگی ، پس یاد رکھو

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ ہمیں اپنے دینِ اسلام پر مضبوطی سے قائم رکھے، اے ہمارے رب! ہمیں غیر قوموں کی مشابہت اختیار کرنے سے محفوظ فرمانا، اے اللہ! اس درس وتحریر کو ہمارے دین ودنیا اور آخرت کی خیر کے اسباب میں بنادے اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم کسی بھی قسم کی گمراہی کا شکار نہ ہوں اور حق پہچاننے اور اُسے قبول وبیان کرنے کی قوت عطا فرما، اور اسی پر عمل کرتے ہوئے ہماری زندگی کی شام ہوجائے، آمین (ا)

والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ